جلد ۲۹ | ۲ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۸ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۲ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۷۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کے لئے مشکلات کے ایام

احباب جماعت کو خاص طور پر دعاؤں سے کام لینا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش مطابق یکم اگست ۱۹۴۱ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے کھانسی اور

گلے کی خرابی کی شکایت

ہے۔ اس لئے زیادہ بول نہیں سکتا۔ لیکن جماعت کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق کبھی دن آتا ہے۔ اور کبھی رات آتی ہے اسی طرح الٰہی جماعتیں جو ہوتی ہیں۔ ان پر بھی کبھی دن کی کیفیت آتی ہے۔ اور کبھی

رات کی کیفیت

آتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ ان کے لئے سہولت بہم پہنچا دیتا ہے۔ اور کبھی ان کے لئے مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ مومن

کافر اور منافق میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ ایسی تکالیف کے دنوں میں اور ایسی مشکلات کے وقتوں میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کافر مایوس ہو جاتا ہے۔ اور کافروں کے لئے زیادہ تر ایسے ہی وقت آتے ہیں کامیابیوں کے وقت کفار کے لئے محدود اور تھوڑے ہوتے ہیں۔ میری مراد ان کفار سے ہے جو انبیاء یا ان کی جماعتوں کے مقابلہ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے سوا جو کفار ہوتے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ اور ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی دنیوی جدوجہد اور محنت کے مطابق نتائج دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن جو کفار

انبیاء اور ان کی جماعتوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان کی محنتیں بہت کم نتیجہ خیز ہوتی ہیں۔ وہ اگر سو روپیہ خرچ کریں تو ایک روپیہ کا نتیجہ نکلتا ہے اور اگر سو آدمی ایک کام پر لگا دیں۔ تو ایک آدمی کے برابر کام ہوتا ہے۔ مگر الٰہی جماعتوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ بالعموم ان کے کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت دیتا ہے۔ ترقیات عطا کرتا ہے۔ اور سہولتیں بہم پہنچاتا ہے۔ یہ سہولتیں نتائج کے لحاظ سے ہوتی ہیں۔

ورنہ قربانیاں تو ان کو دوسروں سے زیادہ کرنی پڑتی ہیں۔ اور قربانیاں زیادہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور ان کے مخالفین زیادہ ہوتے ہیں۔ انہیں اس لئے زیادہ قربانیاں نہیں کرنی پڑتیں۔ کہ ان کی قربانیوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور ان کے مقابل پر زیادہ طاقت خرچ ہو رہی ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نتائج کے لحاظ سے ان کے لئے سہولت بہم پہنچاتا ہے۔ اور ان کے کاموں میں برکت دیتا ہے۔ اور اس حد تک ان کو ترقیات عطا کرتا ہے۔ کہ ان کو دیکھ کر کبھی دشمن کے دل میں حسد اور جلن پیدا

ہونے لگتی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ میں نے بتایا ہے مومنوں کے لئے کبھی مشکلات کے وقت آتے ہیں۔ ایسے وقت کبھی تو اللہ تعالیٰ مومنوں کے امتحان کے لئے لاتا ہے اور کبھی دشمنوں کو ایک

جھوٹی خوشی

دکھانے کے لئے مومنوں کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔ اور ایسے ہی وقت میں مومن اور منافق میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ مومن صرف کامیابیوں کی امید کے وقت میں ہی قربانیاں نہیں کرتے۔ بلکہ اس وقت بھی کرتے ہیں جب ظاہری حالات کامیابی کی کوئی امید نہیں ہوتی۔ مگر منافق کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب تو راحت اور آسائش کا سامان ہو۔ تو وہ آگے ہوتا ہے مگر جب رنج یا تکلیف کا موقعہ آئے تو اس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ کہ ڈر کے مارے اس طرح پیچھے ہٹ جاتا ہے جیسے جانور موت کھڑی ہے۔ چونکہ وہ مومنوں کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے مومنوں کی خوشیاں اسے بھی میسر آتی ہیں۔ مگر مصیبت کے وقت میں اس کے اور مومن کے درمیان امتیاز ہو جاتا ہے۔ مومن کی تو یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامیابیاں آئیں۔ تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ اس کی کسی کوشش کا نتیجہ نکلا۔

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ظہور ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو زکام و کھانسی میں آج کسی قدر تخفیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو ۱۰۴ بخار ہو گیا ہے۔ اور بے ہوشی بھی ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

بلکہ اسی لئے کہ اللہ تعالےٰ نے فضل کیا ہے مگر جب مشکلات کا وقت آئے۔ تو بھی وُہ مایوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ میرا خدا مجھے چھوڑیگا نہیں۔ اور جو خدا تعالےٰ کا اس طرح ہو جاتا ہے کہ سمجھتا ہے۔

میرا خدا مجھے کبھی ضائع نہیں کریگا

اسے اپنی کسی طاقت یا قابلیت پر گھمنڈ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا بھروسہ اللہ تعالےٰ پر ہوتا ہے اور عسر و یسر۔ ترقی و کمزوری اور عزت و ذلت ہر حالت میں اسے یقین ہوتا ہے۔ کہ میرا خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ وہی مومن کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور اسی کا نام ایمان ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ میرا خدا مجھ پر مہربان ہے۔ اور کہ میں نے اسکی بھیجی ہوئی صداقت کو قبول کر لیا ہے۔ اور یہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ کہ میرا خدا مجھے ضائع کر دے۔ اگر خدا تعالےٰ نے میرے لئے کوئی مشکلات پیدا کی ہیں۔ تو یہ میری

کسی غلطی کی چھوٹی سی سزا

دینے یا میرے ایمان کے امتحان کے لئے ہے۔ اور یا پھر دشمن کو جھوٹی خوشی دکھانے کے لئے تا اس کی ناکامی اور بھی بھیانک نظر آئے۔ کیونکہ جب انسان کو کامیابی کی امید ہو۔ اور پھر اسے ناکامی ہو۔ تو یہ ناکامی بہت زیادہ بھیانک ہوُا کرتی ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالےٰ کبھی کبھی کسی کام کے دوران میں کافروں کو جھوٹی خوشی بھی دکھا دیتا ہے تا وہ اپنی کامیابی کی امید باندھ لیں۔ اور بعد میں انہیں ناکام کر دیتا ہے۔ اور اس طرح ان کی ناکامی ان کے لئے بہت رنج دہ ہو جاتی ہے۔ جس طرح کسی شخص کا کوئی عزیز سخت بیمار ہو۔ اور بیچ میں اس کی صحت کی امید پیدا ہو جائے۔ مگر بعد میں مر جائے۔ تو زیادہ صدمہ ہوتا ہے۔ بعض سخت بیمار موت سے تھوڑا عرصہ قبل کچھ تندرست نظر آنے لگتے ہیں۔ جسے ہمارے ملک میں سنبھالا کہتے ہیں۔ بعض ناواقف اس سنبھالے کو دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ ہمارا عزیز تندرست ہو رہا ہے۔ مگر جب یکدم موت واقع ہو جاتی ہے تو صدمہ بہت زیادہ ہوتا ہے یہی سلوک اللہ تعالےٰ کا کفار سے ہوتا ہے۔ کبھی وہ ان کو جھوٹی خوشی دکھاتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ اور وہ کامیابی کے سرے پر پہونچ بھی جاتے ہیں۔ مگر وہاں پہونچ کر اللہ تعالےٰ ان کی ذلت۔ ان کی زک۔ اور ان کی

شکست کے سامان

پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی حالت میں ان کو اپنی شکست اس سے بہت زیادہ بھیانک نظر آتی ہے۔ جتنی کہ وہ دراصل ہوتی ہے کیونکہ پہلے ان کے دل میں کامیابی کی امید بندھ گئی تھی۔

پس یہ

اللہ تعالےٰ کی سنت

ہے۔ کہ وہ مومنوں کے لئے کبھی ابتلاء کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اور کبھی آرام و آسائش کے کبھی قبض کی حالت پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی بسط کی۔ اور ہمارے لئے بھی یہ حالتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور ان ایام میں بھی مختلف رنگوں میں اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ جو بظاہر تکلیف دہ نتائج پیدا کرنے والے ہیں۔ تا وہ ہماری کمزوریوں کو دُور کرے۔ یا شاید مخالفوں کو جھوٹی خوشی دکھانے کے لئے تا وہ سمجھیں کہ اب ہمارا ہاتھ اچھی طرح پڑ گیا ہے۔ اس قسم کی کئی باتیں ہیں جن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں

کئی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں

ہمارے عام دشمنوں کی طرف سے ہی نہیں بلکہ بعض گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہیں بعض اور حوادث بھی ہیں جن کے بیان کی ضرورت نہیں۔ میں اس وقت صرف دوستوں کو خاص طور پر

دعاؤں کی تاکید

کرتا ہوں۔ تا اللہ تعالےٰ جماعت کو دشمنوں کی شرارتوں اور مخالف کوششوں سے محفوظ رکھے۔ اور وہ جس طرح ہمیشہ ان کو ناکامی اور ذلت کا مونہہ دکھاتا رہا ہے۔ اب بھی ناکامی اور ذلت کا مونہہ دکھائے۔ اور کہیں سے ہمیں کسی قسم کی مدد کی امید نہیں وہی ہمارا رب ہے۔ اور ہم اس کے بندے ہیں۔ اور اسی سے ہمنے مانگنا اور طلب کرنا ہے۔ دنیا میں کسی کو اپنے جتھے پر گھمنڈ ہوتا ہے۔ کسی کو مال و دولت پر۔ کسی کو اپنی طاقت و قوت پر گھمنڈ ہوتا ہے۔ اور کسی کو اپنے سامانوں پر۔ مگر

ہمارے لئے گھمنڈ کی کوئی چیز نہیں

سوائے خدا تعالےٰ کی ذات کے۔ ہمارے لئے اور کوئی جگہ نہیں۔ وہی ہے۔ جس نے ابتداء میں تھوڑے سے احمدیوں کو اٹھایا اور اس حد تک ترقی دی۔ اور وہی ہے جو اب ہمیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے اور ترقیات عطا کرے گا اور بڑھائے گا انشاء اللہ تعالےٰ

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے دعائیں کریں۔ جو دوست نمازوں میں دعائیں کرنے میں سست ہیں وہ اب نمازوں میں بہت دعائیں کریں۔ اور جو نمازوں میں پہلے ہی خوب دُعائیں کرتے ہیں۔ وہ دوسرے اوقات میں بھی کریں۔ تا

اللہ تعالےٰ ہمارے دشمنوں کو ناکام و نامراد کرے

ہماری مشکلات کو دور فرمائے۔ اور اپنی رحمت کے دروازے ہمارے لئے کھول دے۔

ایسے وقت میں مسنون دعائیں بھی کرنی چاہئیں قرآن کریم کی دعائیں بھی بہت فائدہ دینے والی ہیں۔ اس لئے انہیں خصوصیت کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ پھر وہ دُعا بھی جو میں نے پہلے بتائی ہوئی ہے۔ یعنی اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم خاص طور پر مانگنی چاہیئے یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعا ہے۔ جسے آپ دشمنوں کے مقابلہ کے خاص مواقع پر مانگا کرتے تھے۔ اور ہم پہلے بھی اس کا تجربہ کر چکے ہیں۔ اور اس سے فوائد بھی حاصل کئے ہیں۔ اس لئے پھر اسے خصوصیت کے ساتھ مانگنا چاہیئے۔ پھر یہ بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان مشکلات کے وقت میں اپنے فضل سے ہمارے لئے ترقی کے سامان پیدا کر دے۔ اور آرام و راحت کے سامان پیدا کر دے۔ اور ان مشکلات کو بھی دُور فرمائے۔ جو زمانہ کے حالات کے لحاظ سے جماعت یا افراد جماعت کی ترقی اور ان کی راحت و آسائش میں حائل ہیں ؛

اس کے بعد میں

مسجد کے منتظمین سے

یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ عورتیں تین جمعوں سے محروم ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لاؤڈ سپیکر خراب ہے۔ مگر اس خرابی کی وجہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ جہاں تک مجھے علم ہے عورتوں نے بہت سا چندہ جمع کر کے دیا تھا۔ کہ آواز بڑھانے والے آلے ان کے لئے لگا دیئے جائیں مگر بے سود۔ انہوں نے رقم بھی جمع کی۔ مگر پھر بھی ان کا حصہ

خرابی کی حالت میں

انہیں ملتا ہے۔ اگر لاؤڈ سپیکر خراب ہو چکا ہے تو اسے ٹھیک کرانا چاہیئے تھا۔ یا اگر وہ درست ہونے کے قابل نہیں رہا۔ تو پھر بھی ان کو بتانا چاہیئے تھا تا وُہ ہمت کر کے اور چندہ جمع کر کے نیا خریدنے کا انتظام کر لیتیں۔ اور اس طرح تین جمعوں سے محروم نہ رہتیں ؛

دعوتِ مُباہلہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

از جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے۔ ناظر اعلےٰ۔

حق و باطل کو ملانے کی کوشش

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۱۱۔ جولائی میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک دفعہ پھر اپنی عادت تحریف انکاسے سے مواضع کے ماتحت حق و باطل کو ایسے رنگ میں ملانے کی کوشش کی ہے۔ کہ حیرت آتی ہے۔ اور فن مناظرہ میں جو چالاکیاں ان لوگوں کو سکھائی جاتی ہیں۔ ان سے خوب کام لیا ہے۔ ہم نے جس قدر دلائل دیئے۔ یا حوالہ جات پیش کئے تھے۔ ان سے پہلو تہی کرتے ہوئے مولوی صاحب نے صرف اس بات کو نقطۂ مرکزی قرار دیا ہے۔ کہ "حقیقۃ الوحی" کی اشاعت کے انتظار میں مباہلہ کا کھلا چیلنج چند دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب "آخری فیصلہ" والے اعلان کو مباہلہ نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ یکطرفہ دعا سمجھتے تھے حالانکہ اس امر کے خلاف ہم مندرجہ ذیل دلائل دے چکے ہیں:۔

ہمارے پیش کردہ دلائل

(۱) حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے ساتھ مباہلہ کو لازم ملزوم کرنے کی کوئی حقیقی ضروری وجہ نہیں تھی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجام آتھم میں جو چیلنج مباہلہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہم جنسوں کو دیا تھا۔ اس میں اس وقت کی وحی الٰہی کو کافی قرار دیا گیا تھا۔ اور اس عرصہ میں یہ چیلنج وقتاً فوقتاً ۹ دفعہ دُہرایا گیا۔

(۲) یہ بات بطور "ترحم" ایک امر مزید کے طور پر رعایتاً لکھی گئی تھی۔ جس سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو حجت پکڑنے کا کوئی حق نہیں۔ اور نہ ہی مولوی صاحب کے لئے اس کا ماننا ضروری تھا۔

(۳) اس کے ساتھ شرط تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس مزید رعایت سے فائدہ اُٹھانے کی تیاری اور منظوری کی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو کتاب حقیقۃ الوحی روانہ کر دی جائے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور منظوری کا کوئی جواب نہ دیا۔ جس کا مطلب صاف ہے۔ کہ وہ شرائطِ سابقہ کے ماتحت اپنے چیلنج پر قائم تھے۔ یعنی حقیقۃ الوحی کی اشاعت ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

شرط کے اصل الفاظ یہ ہیں "اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علےٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے۔ تو اُسے تو مناسب ہے۔ کہ جو شرط ہم کریں۔ وہ قبول کرے۔ اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقعہ نہ دے اور (۱) وہ منظور کرکے ہم کو اطلاع دے تاکہ ہم بروقت طیاری کے کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اُس کو بغرض مباہلہ بھیجدیں (۲) اور ساتھ ہی لکھ دے۔ کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اُس کو اوّل سے آخر تک پڑھے گا۔ اور (۳) پھر وہ اشتہار مباہلہ میں اعلان کرے۔ کہ میں قسم کھاتا ہوں۔ کہ میں نے حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔"

اس میں تین شرطیں ہیں:۔

(۱) اس رعایت کی منظوری کی مولوی ثناء اللہ صاحب بروقت اطلاع دیں تاکہ ان کو کتاب روانہ کر دی جائے

(۲) وہ یہ بھی اقرار کریں۔ کہ وہ کتاب حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک پڑھینگے۔

(۳) وہ یہ بھی اقرار کریں۔ کہ اشتہار مباہلہ میں اس بات کا اقرار شائع کریں گے۔ کہ انہوں نے حقیقۃ الوحی کا اول سے آخر تک مطالعہ کیا ہے۔

پھر اس پر بس نہیں کی۔ بلکہ اس تحریر میں ایک دُوسری صورتِ مباہلہ یہ پیش کی۔ کہ

"آپ کا چیلنج مُباہلہ منظور ہے۔ آپ قادیان آسکتے ہیں۔ اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں۔ اور ہم آپ کا زادِ راہ آپ کے یہاں آنے۔ اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپے تک دے سکتے ہیں۔ ۔۔۔۔ اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے ۔۔۔۔ اگر آخرالذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے۔ تو جب چاہے۔ وہ آسکتا ہے"

ان میں نہ ہی تاخیر وقت ہے اور نہ ہی "حقیقۃ الوحی" کی اشاعت کے ساتھ کوئی تعلق۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی مغالطہ دہی

یہ تمام حوالجات الفضل مجریہ ۱۵۔ جون ۱۹۴۱ء میں من وعن نقل کر دیئے گئے تھے۔ مولوی صاحب نے ان کا قطعاً کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی ان کا ذکر کیا ہے۔ البتہ اخبار "الحکم" کا ایک نامکمل اور ادھورا حوالہ نقل کرکے اپنے ناظرین کو مغالطہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور اس بات سے بالکل نہیں ڈرے۔ کہ یہ خیانت جلد ہی طشت از بام ہو جائے گی۔ بالکل صاف لکھا ہے۔ کہ

"ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے"

"آخرالذکر مباہلہ مولوی ثناء اللہ پسند کرے۔ تو وہ جب چاہے آسکتا ہے"

لہٰذا اصل صورتِ مباہلہ کو جو ۱۸۹۶ء میں تجویز کی گئی تھی۔ یعنی مقابل میں رو برو دعا ہو۔ اس کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اور اس کو نہ تبدیل۔ نہ ملتوی کیا ہے۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ کہنا کہ یہ مباہلہ ملتوی ہوا تھا۔ بالکل غلط ہے۔

اعلان مباہلہ

جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے ہر طرح خاموشی اختیار کی۔ اور ان میں قطعی طور پر کسی قسم کی حرکت پیدا نہ ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی طرف سے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو اعلان مباہلہ لکھا۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اعلان کو اعلانِ مباہلہ سمجھتے ہوئے اس کے مقابلہ سے پہلو تہی کی۔ یہ اعلان مولوی ثناء اللہ صاحب کو غالباً براہ راست روانہ کیا گیا تھا۔ اور ساتھ ہی درخواست کی گئی تھی۔ کہ اسے اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیں۔

اس کے علاوہ یہ اعلان ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو "الحکم" میں بھی شائع کر دیا گیا تھا۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب عدم علم کا عذر نہیں کر سکتے۔ باوجود اس علم کے مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۹۔ اپریل میں لکھتے ہیں:۔

"میں نے آپ کو مُباہلہ کے لئے نہیں بُلایا۔ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے۔ مگر آپ اس کو مُباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اُسے کہتے ہیں۔ کہ فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ میں نے حلف اُٹھانا کہا ہے۔ مُباہلہ نہیں کہا۔ قسم اور ہے اور مُباہلہ اور ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعلان ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کرکے اسی اعلان کے متعلق اخبار "وطن" مجریہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں یوں تحریر کرتے ہیں:۔

"ان سب فیصلوں کو غلط قرار دے کر پھر **مباہلہ بازی** اور دعاسازی شروع کی۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا" اگر آپ کے زعم میں یہ اعلان دعائے مباہلہ نہیں تھی۔ تو بتلائے کہ آپ نے اسے اس وقت **مباہلہ بازی** اور دعاسازی کیوں قرار دیا۔ ۱۹ اپریل اور ۲۶ اپریل تک یہ اعلان **مباہلہ بازی** تھی۔ مگر جب مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی درخواست کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان نہیں بلکہ سینکڑوں نشانات دیکھنے کے لئے مہلت مل گئی تو انہوں نے اسے یکطرفہ دعا قرار دے دیا۔ لیکن اس صورت میں بھی جیسا کہ بار بار لکھا گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے کوئی راہ فرار نہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی ہیرا پھیری کا پورا علم تھا۔ اس لئے حضور نے اعلان کے بعد یہ لکھ دیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے نیچے جو چاہیں لکھ دیں۔ اب فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ اسی لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مونہہ مانگا نشان مل گیا۔ یعنی ایسی حیات جو اگر ایمان نہ لائیں تو موت سے بدتر ہے۔

قسم سے اعراض اور مباہلہ کا اقرار

اب ناظرین حیران ہونگے کہ جب بقول مولوی ثناء اللہ صاحب ان کی طرف سے چیلنج مباہلہ دیا ہی نہیں گیا تھا۔ اور انہوں نے کبھی مباہلہ کے لئے آمادگی ظاہر نہیں کی تھی تو ہماری طرف سے یہ بات کیسے شروع ہوگئی۔ اصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب نے حسب دستور اس بات میں بھی صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے لوگوں کے بار بار تنگ کرنے پر ۲۲ جون ۱۹۰۶ء کو لکھا۔ "یا ایہا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس میں یہودیوں کو اشارہ ہے کہ موت کی آرزوئیں کریں قرآن شریف کی ایک اور آیت سے مباہلہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنی اولاد کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی اولادوں کو بلاؤ۔ اور پھر دعا مانگو . . . . موت کی تمنا ہمارے مذہب میں منع ہے . . . . البتہ آیت ثانیہ (تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم الآیۃ) پر عمل کرنے کے لئے ہم تیار ہیں **میں اب بھی ایسے مباہلہ کے لئے تیار ہوں**۔ جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے جسے مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے۔" (اہلحدیث ۲۲ جون ۱۹۰۶ء بحوالہ مرقع ثنائی) یہاں قسم سے اعراض ہے۔ اور مباہلہ کا اقرار ہے۔ اسی طرح اہلحدیث مجریہ ۲۹ مارچ میں چیلنج مباہلہ کو بدیں الفاظ دہرایا گیا ہے۔ کہ

"مرزائیو سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرد کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ تیار ہے۔ جہاں تم پہلے صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے ہمیں انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا۔" یہ ہے مولوی صاحب کی حیرت انگیز قلابازی۔ ایسے لوگوں کا ہمارے پاس بھلا کیا علاج ہے۔ ۲۲ جون ۱۹۰۶ء اور ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں صرف مباہلہ کا چیلنج ہے۔ اور ۲۲ اپریل اور ۲۶ اپریل کو اس سے صاف اور قطعی طور پر انکار ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم نے صرف حلف کے لئے کہا تھا۔ اب خواہ نخواہ مباہلہ پر تلے آتے ہیں۔ اور پھر حلف بھی نہیں اٹھائی۔ اور کہہ دیا۔ کہ میرے مرنے سے کوئی فائدہ نہیں آپ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی صداقت کے نشانات دکھلائے۔ اور میں (ثناء اللہ امرتسری) ان نشانات کو دیکھ کر ہدایت پاؤں۔ اور آپ کے فیض سے مستفیض ہوں۔ اب جبکہ ان کی خواہش کے مطابق واقعہ ہوگیا۔ تو ان یروا آیۃ یعرضوا کے مطابق حق سے مونہہ پھیر لیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ یہ اعلان درحقیقت یکطرفہ دعا تھی حالانکہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے۔ اس اعلان کو یکطرفہ دعا ہی قرار دیا جائے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب کو ہم نے کبھی حلف اٹھانے کے لئے نہیں کہا بلکہ ہمیشہ مقابلۃً قسم کھانے کی دعوت دی ہے۔ اور مقابلہ میں جو قسم کھائی جائے وہ بھی مباہلہ ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ مولوی صاحب خود بھی تسلیم کرچکے ہیں۔

اصل واقعہ

اصل واقعہ یہ ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رسالہ "قادیان کے آریہ اور ہم" رقم فرمایا تھا جس میں لالہ شرمپت صاحب اور لالہ ملاوامل صاحب کو بدیں الفاظ دو جگہ چیلنج مباہلہ دیا کہ

"لالہ شرمپت اور ملاوامل کو مخاطب کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کرلیں۔ اور خواہ مقابل پر اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں۔ کہ فلاں فلاں نشان جو نیچے لکھے گئے ہیں۔ ہم نے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں۔ تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل کرے۔"

(رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم)

اس کے بعد فرمایا۔

"یہ بددعا کا فقرہ اس امر سے لازم ملزوم ہے۔ کہ میری اس دعا کے مقابل پر شرمپت بھی اپنی نسبت انہی الفاظ کے ساتھ بددعا طبع کراکر کسی اخبار میں شائع کرادے۔"

لیکن لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل صاحبان نے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور سچائی کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل بددعا کرنے سے عملاً انکار کردیا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ بات کب برداشت ہوسکتی تھی۔ جب جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ لالہ ملاوامل اور لالہ شرمپت صاحبان کا خاموش رہنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو یا تو اس بات کا اقرار کرنا چاہیئے۔ یا ان کو خود لالہ شرمپت اور ملاوامل صاحبان کی نیابت اور قائمقامی میں قسم مباہلہ کھانی چاہیئے۔ تو مولوی صاحب جھٹ تیار ہوگئے۔ اور ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں انہوں نے لکھا۔ کہ

"مرزائیو سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے۔ جہاں تم پہلے صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔" افسوس ہے کہ جس امانت و دیانت کا اظہار دو آریہ صاحبان نے کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب سے وہ اظہار خشیت اور دیانت نہ ہوسکا۔

لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل صاحبان کی نیابت

یہ بات صاف ثابت ہے کہ مولوی صاحب اس وقت جو کام کر رہے تھے وہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل صاحبان کی نیابت اور قائمقامی میں کر رہے تھے۔ اس لئے وہ تمام شرائط جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں کے لئے ضروری قرار دی تھیں۔ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی ضروری تھیں۔ اور وہ مقابلہ مباہلہ کے طریق پر تھا۔ نہ کہ محض حلف کے طریق پر۔ کیونکہ اس میں حضور کے الفاظ یہ بھی ہیں۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ باتیں سچی ہیں۔ یعنی جو نشانات میں نے قادیان کے آریہ اور ہم میں لکھے ہیں وہ سچے ہیں۔ اور اگر وہ جھوٹے ہیں تو خدا ایک سال کے اندر اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے۔ اور جھوٹ کی سزا دے آمین لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی ملاوامل کو چاہیئے۔ کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے۔ اور اگر ان بیانات سے انکاری ہے۔ تو میری طرح قسم کھائے۔ کہ یہ سب افترا ہے۔ اور اگر یہ باتیں سچی ہیں۔ تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو آمین لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔"

اور پھر ساتھ ہی ایک یہ شرط بطور لازم ملزوم قرار دے دی کہ:۔

"یہ بد دعا کا فقرہ اس امر سے لازم ملزوم ہے۔ کہ میری اس دعا کے مقابل لالہ شرمپت بھی اپنی نسبت انہی الفاظ کے ساتھ بد دعا طبع کرا کر کسی اخبار میں شائع کرا دے"

(قادیان کے آریہ اور ہم)

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل صاحبان کو دعائے مباہلہ کے لئے دعوت دی گئی تھی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب جب ان کی نیابت میں کام کر رہے تھے تو وہ ان شرائط سے باہر نہیں جا سکتے تھے۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی یہ امر لازم ملزوم تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح اپنی نسبت انہی الفاظ کے ساتھ بد دعا کر کے کسی اخبار میں طبع کراتے

مسلمانوں کی عبرتناک حالت

اس واقعہ سے جس میں کہ کفار نے اعراض کیا۔ اور ایک برائے نام مسلمان نے مقابلہ پہ کھڑا ہونے کا اعلان کیا۔ مجھے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کا ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ مرزا رشید احمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک مقدمہ کے فیصلہ کے وقت مرزا رشید احمد صاحب مع چند دوستوں کے عدالت میں موجود تھے۔ ایک کیس میں چند گواہان جن میں ایک ملا بھی تھا۔ پیش ہوئے۔ جنہوں نے معمولی طور پہ قسم کھا کر اپنی شہادتیں دے دیں۔ لیکن کیس بداہتہً جھوٹا تھا۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے گواہان اور فریقین کو کہا۔ کہ تم عدالت سے باہر چلے جاؤ۔ اور مرزا رشید احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ دیکھو یہ کیس جھوٹا ہے۔ اور اس میں ایک ملا بھی گواہ ہے۔ جیسا کہ میرا تجربہ ہے۔ اب میں ان گواہوں کو دوبارہ بلا کر کہوں گا۔ کہ قرآن شریف اٹھا کر قسم کھاؤ۔ اس لئے ملا تو جھوٹی قسم کھانے کے لئے قرآن اٹھا لے گا۔ مگر زمیندار سب کے سب انکار کر دیں گے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے پہلے زمینداروں کو بلانا شروع کیا۔ اور فرمایا۔ کہ جو تم نے پہلے بیان دئیے ہیں۔ کیا یہ قرآن اٹھا کر بھی تم بیان دے سکتے ہو۔ تو زمینداروں نے انکار کر دیا۔ کہ ہم نے قانون کے مطابق گواہی دے دی ہے۔ ہم قرآن اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ پھر اس مولوی کو بلایا گیا۔ اور اس نے آتے ہی کہا۔ کہ میں قرآن اٹھا کر قسم کھانے کو تیار ہوں۔ چنانچہ قرآن اٹھا کر یہ قسم کھائی کہ یہ واقعہ سچا ہے۔

یہی حالت مولوی ثناء اللہ صاحب کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی صداقت کے چند نشانات رسالہ "قادیان کے آریہ اور ہم" میں شائع کر کے فرماتے ہیں۔ کہ لالہ شرمپت صاحب۔ اور لالہ ملاوامل صاحب ان کے گواہ ہیں۔ اگر ان کو اس بات سے انکار ہو۔ تو وہ میرے مقابل پر قسم کھا کر ان باتوں کا انکار کریں۔ لیکن وہ دونو کٹر آریہ تو قسم کھانے سے انکار کر جاتے ہیں اور مباہلہ نہیں کرتے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ میں قسم کھانے کو تیار ہوں کہ یہ باتیں جھوٹی ہیں۔ اور بعد میں ۲۲ اپریل ۱۹۰۷ء کو لکھا۔ کہ میں نے مباہلہ کے لئے کبھی چیلنج دیا ہی نہیں۔ میں نے تو صرف حلف اٹھانے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ اور اس کے بعد ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کو لکھتے ہیں۔

"آپ نے پھر مباہلہ بازی۔ اور دعا سازی شروع کر دی ہے۔ آپ ہمیشہ یہی بردابرد بازی لگاتے ہیں"

(اخبار وطن ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

اب یہ مباہلہ سازی بھی مباہلہ ہی ہے اور دعا سازی کا مطلب بھی یہی ہے کہ مقابلہ میں دعا کرنا۔ اور بردابرد میں بھی یہی مفہوم پایا جاتا ہے۔ کہ مقابل میں باری باری کام کرنا۔ اگرچہ یہ بازاری لفظ ہے۔ مگر معنے اس کے یہی ہیں۔ چنانچہ بردابرد شرط لگانا اور مقابلہ میں کام کرنے کو کہتے ہیں۔

اس کے بعد مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ یہ مباہلہ نہیں تھا بلکہ یکطرفہ دعا تھی۔ کس قدر حیرت انگیز اور قابل افسوس امر ہے۔ آریوں میں تو شرم و حیا موجود تھا۔ وہ بیچارے پہلے بھی خاموش رہے۔ اور حضور کی وفات پر بھی خاموش رہے۔ اسی طرح جن عیسائیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ انہوں نے بھی حضور کا مقابلہ نہ کیا۔ اور حضور کی وفات کے بعد لب کشائی نہ کی۔ کیونکہ ان میں اتنی دیانت موجود تھی۔ کہ جب ہم نے اس وقت مقابلہ نہیں کیا۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منہ کھولنا کس طرح روا ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں کہ تحریر کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے" پھر اس تحریر کو منہاجِ نبوت کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا کہ کیا کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالف کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے بلایا ہے۔ بتلاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو نیز لکھا کہ۔ "تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی"۔ پھر کہا:۔

"میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مر گیا۔ تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے"

اور پھر ان لوگوں کا نام درج کر کے جو حضور کے مقابل پر آ کر مرے کہا کہ "جبکہ ان کے مرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ تو میرے مرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔

غرض ان ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرف سے کوئی تحریر بھی موجود نہیں اگر وہ کچھ کہتے تو شاید کوئی شخص دھوکا کھا جاتا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کا اپنی ان تحریروں کے بعد پھر مقابلہ میں منہ کھولنا تو

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

والی بات ہے۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضور علیہ السلام کی پیش کردہ تحریر کا محض انکار ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کی ترمیم کرتے ہوئے یوں درخواست کی کہ "پیارے ناظرین آجکل طاعون سے مر جانا کونسی بڑی بات ہے ہم پوچھتے ہیں کہ کوئی ایسی نشانی دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے۔ کیا ہدایت پائیں گے ...... اس لئے آپ خدا سے دعا کریں کہ کوئی ایسی علامت معہ تاریخ مقرر کرے۔ جسے دیکھ کر ہم بھی آپکی ہدایت سے مستفیض ہوں۔ آپکو تو بقول آپکے خدا نے کئی دفعہ کہا ہے کہ جب تو دعا کرے گا۔ میں قبول کروں گا۔ پھر اب کیا مشکل ہے کہ آپ میرے سوال کو دعا سے حل کر دیں اور بس ...... ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری"

(وطن ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

نوٹ:۔ مولوی صاحب کی ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء والی تحریر کہ "میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا۔ میں نے تو قسم کھانے پہ آمادگی کی ہے۔ مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ الخ" ہمارے لئے مضر ضرور ہے۔ کیونکہ اگر یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء والے اعلان کے مقابلہ میں ہے۔ تو پھر اس میں مباہلہ کا صاف اقرار موجود ہے۔ اور اگر یہ الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں شائع شدہ مفتی محمد صادق صاحب کے مضمون کے جواب میں ہے تو پھر جس وقت مولوی صاحب التوائے مباہلہ کا عذر کر رہے ہیں اور اسے نقطہ مرکزی قرار دیتے ہیں وہ باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس تحریر کو اس وقت مولوی صاحب نے دعوت مباہلہ سمجھا ہے نہ کہ التوائے مباہلہ۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا۔ نہ میں نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا"۔ اب مولوی صاحب کو اختیار ہے کہ جس تحریر کے مقابل میں چاہیں اپنی تحریر کو تسلیم کر لیں۔ بہر دو صورتوں میں مباہلہ ثابت ہے۔ اور ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ مولوی صاحب نے ان دونو تحریروں کو پڑھ کر بطور پیش بندی کے ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء والا اعلان کیا ہے کہ میں نے کبھی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ایک خطبہ پر "پیغام صلح" کے اعتراضات

(۱)

"الفضل ۳۰ وفاء (جولائی) میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بعنوان "غیر مبایعین اور مسئلہ کفر و اسلام" شائع ہوا ہے جس میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "تجلیات الٰہیہ" کے ایک حوالہ کی فیصلہ کن تشریح فرمائی ہے۔ اس خطبہ کا جواب غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" ۳۰ جولائی میں خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کے نام سے شائع ہوا ہے۔ میاں صاحب پولیس کے محکمہ سے ریٹائرڈ ہیں اور کچھ عرصہ سے اہل پیغام کے جنرل سکرٹری بنائے گئے ہیں۔ خان بہادر صاحب لکھتے ہیں "خطبہ زیر بحث بروز جمعہ خصوصیت سے ہماری مسجد میں تقسیم کیا گیا۔ میں نے بھی اس کو بغور پڑھا ہے اور اس کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے تجلیات الٰہیہ کا بھی مطالعہ کیا ہے۔" اگر میاں محمد صادق صاحب نے خطبہ کو بغور پڑھا ہے تو یہ خوشی کا مقام ہے اور اسی سلسلہ میں آپ کو تجلیات الٰہیہ کے مطالعہ کا بھی موقعہ مل گیا ہے۔ لیکن اگر غور سے پڑھنے کا وہی نتیجہ ہے جس کا اظہار "پیغام صلح" کے محولہ بالا مضمون میں کیا گیا ہے تو یہ ایک نہایت ہی افسوسناک ذہنیت ہے میں نا منصف ٹھہروں گا اگر مضمون نگار کے "غور" کی ایک مثال بطور نمونہ پیش نہ کروں۔

خوش فہمی کی ایک مثال

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا تھا۔ کہ دنیا میں اچھے یا برے انقلاب کی مثالیں تو ملتی ہیں۔ کیونکہ لوگ اپنی رائے تبدیل کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ لوگ ابتداء میں اسلام کے دشمن تھے پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور اسلام کے جان نثار سپاہی بن گئے۔ ایسے لوگوں کو یاد ہوتا ہے کہ ہم کسی وقت اسلام سے دشمنی کرتے رہے تھے اس ضمن میں حضور نے حضرت عمرو بن العاص خالد بن ولید اور عکرمہ رضی اللہ عنہم کا نام بھی لیا۔ پھر غیر مبایعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب کے رویہ میں انقلاب پر فرمایا۔

"لیکن دنیا میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی نے اتنی شدت اور اتنی کثرت کے ساتھ نبی اور رسول کہنے کے بعد یہ کہہ دیا ہو کہ ہم نے کبھی ایسا کہا ہی نہیں۔ الخ"

اس بیان کے ایک حصہ کو نقل کر کے میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ تحریر فرماتے ہیں۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا جائے۔ کہ آخر خلیفہ صاحب قادیان کو دانستہ یا نادانستہ طور پر مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو عمرو بن العاص۔ عکرمہ اور خالد بن ولید مجاہدین اسلام سے نسبت دینی پڑی۔" (ص۵)

ناظرین! یہ تو غیر مبایع اصحاب کے جنرل سکرٹری صاحب کے بغور مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ اگر کہیں آپ سرسری مطالعہ کر لیتے تو نہ معلوم کس شاندار نتیجہ پر پہنچ جاتے۔ جنرل سکرٹری صاحب اس بات پر سجدات شکر بجا لا رہے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو مجاہدین صحابہ سے نسبت تضاد حاصل ہو گئی ہے۔ سچ ہے

بریں عقل و دانش بباید گریست

کثرت جماعت پر اعتراض کا جواب

غیر مبایعین کے جنرل سکرٹری صاحب "کثرت پہ بے جا ناز" کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

"آپ کی جماعت کی کثرت سے کس کو انکار ہے مگر کیا کیا جائے آپ کی کثرت کی نسبت حضرت عزازیل علیہ ما علیہ کی روز افزوں امت کی کثرت بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ کیا اس کے پیرو ان کی کثرت کو اس کی نصرت اور اس کے تقدس کی دلیل قرار دیا جا سکتا ہے۔"

(پیغام صلح ۳۰ جولائی ص۶)

یہ اس شخص کی طرز تحریر ہے۔ جو غیر مبایعین کا "جنرل سکرٹری" ہے۔ الی اللہ المشتکیٰ۔ میاں محمد صادق صاحب کہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی کثرت کا کس کو انکار ہے۔ حالانکہ خود مولوی محمد علی صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم اس کی کثرت کا شدت سے انکار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے "ضروری اعلان" میں لکھا ہے:۔

"کیوں وہ بات جو خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے لئے جائز نہ تھی حالانکہ ساری قوم ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکی تھی۔ آج ایک ایسے خلیفہ کے لئے جائز ہو گئی جس کو ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔" (پیغام ۵ مئی ۱۹۱۴ء)

پھر اس کثرت مومنین کا انکار جملہ غیر مبایعین کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" لکھتے ہیں۔

"جن لوگوں کو یہ شوق ہے کہ وہ جماعت کے ایک حصہ کو فاسق قرار دیں وہ غور کریں کہ اس اصول کے رو سے پانچ لاکھ میں سے ساڑھے چار لاکھ بھی زیادہ فاسق (یعنی منکرین خلافت ثانیہ) قرار پاتے ہیں بلکہ غالباً بیس آدمیوں میں بمشکل ایک آدمی مومن کہلانے کا مستحق ہے۔" (پیغام صلح ۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء)

ان دونوں حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں ہر خورد و کلاں غیر مبایع کو اس بات سے انکار تھا۔ کہ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ جماعت کی اکثریت ہے۔ بلکہ وہ اپنی تعداد کے چار نوے فیصدی کہہ کر خلافت ثانیہ کے غلط ہونے پر دلیل گردانتے تھے۔ مگر جب مشیت ایزدی نے اپنی تائید و نصرت کا جلوہ دکھایا اور جماعت کی بہت بڑی اکثریت خلافت ثانیہ سے وابستہ ہو گئی۔ تو غیر مبایعین نے وہ غیر مہذب اور دلآزار رویہ اختیار کر لیا۔ جس کا اظہار ان کے جنرل سکرٹری صاحب نے کیا ہے افسوس صد افسوس۔ کیا یہ انتہائی بے اصولاپن نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر شیطان کی ذریت کثرت سے ہے۔ جیسا کہ غیر مبایعین کا زعم ہے تو کیا شیطان کی ذریت کی کثرت کو انبیاء کے اتباع کی کثرت کے مقابلہ میں پیش کیا جا سکتا ہے اگر آپ کا کہنا درست ہے۔ تو پھر سب نبیوں اور رسولوں کی صداقت پر شبہ کرنا چاہئے تمام خلفاء راشدین کا انکار کر دینا چاہئیے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً۔ کہ کثرت اتباع نصرت خداوندی کی دلیل ہے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کثرت مومنین کو دلیل صداقت قرار دے کر فرمایا ہے ؎

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

مگر افسوس غیر مبایعین بالکل الٹے راہ چل رہے ہیں۔ (باقی)

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری)

اسلامیہ پارک لاہور میں مسجد کی تعمیر

"اسلامیہ پارک پونچھ روڈ (لاہور) میں نے اپنی مسجد کی چار دیواری کر کے چھپر کی چھت ڈالی ہوئی تھی۔ کسی نے گذشتہ سال نومبر میں رات کے وقت آگ لگا دی۔ اب خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اس کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے ہماری وحدت اور ترقی کا ذریعہ بنائے۔

خاکسار:۔ عبد الرحیم پریذیڈنٹ تعمیر مسجد کمیٹی اسلامیہ پارک لاہور۔

فاضل قصاب سے متعلق مقدمہ کی سماعت شروع ہوگئی

(از رپورٹر "الفضل")

گورداسپور یکم اگست - آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر گورداسپور کی عدالت میں جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ - چودہری غلام احمد صاحب بی - اے ایل ایل - بی مولوی ظہورالحسن صاحب مولوی فاضل - مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل اور کالے خان کے خلاف فاضل قصاب کے واقعہ کے متعلق مقدمہ پیش ہوا -

استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل صاحب پیش تھے - جناب ناظر صاحب اور مولوی ظہورالحسن صاحب کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور باقی اصحاب کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی گورداسپور نے پیروی کی - سب سے پہلے شادی قصاب ساکن بڈھی ضلع سیالکوٹ کی شہادت ہوئی - جو فاضل متوفی کا چچا ہے - اس نے اپنی شہادت میں پولیس کے متعلق یہ بیان کیا - کہ اس نے میرے بیانات درست نہیں لکھے - اور مجھے دھمکایا بھی - نیز اس ڈاکٹر کے متعلق جس نے فاضل کا پوسٹمارٹم کیا تھا - شکایت کی - کہ اس نے بھی مجھ سے اچھا برتاؤ نہ کیا -

شادی پر پہلے جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے اور پھر جناب مرزا عبدالحق صاحب نے جرح کی - اس کے بعد ڈاکٹر کی شہادت قلمبند کی گئی - کل پھر سماعت ہوگی -

جلسہ سالانہ کیلئے لکڑی کے ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ ۱۳۲۰ ہش ۱۹۴۱ء کے لئے لکڑی سوختنی عمدہ خشک برائے چولہا و تنور دو ہزار من سے اڑھائی ہزار من تک کی ضرورت ہے - جو صاحب ٹھیکہ لینا چاہیں - وہ بیس اگست ۱۹۴۱ء تک اپنے ٹنڈرز دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں - یہ واضح رہے کہ لکڑی کی ہر سہ لنگرخانوں کے لئے ضرورت ہوگی - اور ٹھیکیداران کو ۲۲ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ۲ جنوری ۱۹۴۲ء تک ہر وقت حاضر رہنا ضروری ہوگا - دیگر تفصیلات دفتر ہذا سے دریافت کئے جاسکتے ہیں -

ناظم سپلائی دستور جلسہ سالانہ قادیان

کشمیر آنیوالوں کے لئے

گذشتہ سالوں میں سری نگر میں دارالتبلیغ کے لئے مکان کرایہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے لیا جاتا تھا جس میں باہر سے آنیوالے دوست بھی محدود عرصہ کیلئے ٹھہر جاتے تھے مگر امسال نظارۃ دعوۃ و تبلیغ نے یہاں پر دارالتبلیغ کیلئے مکان کرایہ پر نہیں لیا - اسلئے امسال کشمیر آنیوالے دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے ضروری انتظام کرنے کے بعد تشریف لائیں - خاکسار خلیفہ عبدالرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر

ضروری التماس

اخبار ۱۶۸ و ۱۶۹ میں ان اصحاب کی فہرست چھپی ہے - جنکا چندہ "الفضل" ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے - احباب کو چاہیئے کہ دس اگست تک اپنا اپنا چندہ ارسال فرمادیں یا اس تاریخ تک ادائیگی کی اطلاع ارسال فرمادیں - بصورت دیگر ان کی خدمت میں وی - پی ارسال ہونگے -

ہم احباب کی خدمت میں بارہا گذارش کرچکے ہیں - کہ اگر وی - پی وصول نہ کرنا ہو - تو دفتر کو قبل از وقت اطلاع دے دی جائے - تا دفتر وی - پی کے خرچ سے بچ جائے - لیکن بعض احباب پر ہماری گذارشات کا کوئی اثر نہیں - وہ نہ خط لکھیں گے - نہ بروقت چندہ ادا کریں گے - لیکن جب وی - پی بھیجا جائے - تو اسے کمال بے اعتنائی سے واپس کردیں گے -

ہم ان اصحاب سے مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں - کہ کیا یہی سلوک ایک قومی اخبار سے ہونا چاہیئے - اور کیا اس نقصان وہ طریق کو ختم نہ کیا جائے گا؟ مینجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنکاک ۳۱ جولائی - باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ جاپان نے سیام کو نئے نظام میں شرکت کی جو دعوت دی تھی - اس کا جواب اس سے جلد لینا چاہتا ہے - کہا جاتا ہے کہ وہ سیام سے کہے گا - کہ وہ اپنے ہاں کی ربڑ ٹین - اور چاول کی تمام پیداوار اس کے لئے مخصوص کر دے - اور اپنے ہوائی اور بحری اڈے عارضی طور پر استعمال کرنے کی اجازت دیدے - تو وہ اسے ہند چینی کا ایک صوبہ دیدے گا -

قاہرہ ۳۱ جولائی - مصر کی وزارت مستعفی ہو گئی - وجہ معلوم نہیں ہو سکی - خیال ہے کہ شاہ فاروق موجودہ وزیر اعظم کو ہی نئی وزارت مرتب کرنے کی دعوت دیں گے - جو پہلے سے زیادہ وسیع ہو گی اور اس میں لیبر پارٹی کے نمائندے بھی لئے جائیں گے -

لنڈن ۳۱ جولائی - آج ہاؤس آف لارڈز میں ہندوستان اور برما میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے التواء کے متعلق بل کی پہلی خواندگی پاس ہو گئی - بل کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ اسمبلیوں کی میعاد میں اتنی توسیع کی جا سکے - کہ جنگ کے اختتام سے ایک سال بعد نئے انتخابات ہوں -

لنڈن ۳۱ جولائی - وشی گورنمنٹ نے ترکی کی حکومت کو لکھا تھا - کہ چونکہ شام میں جنگ ختم ہو چکی ہے - اس لئے جو فرانسیسی جہاز اس نے نظر بند کر رکھے ہیں - انہیں آزاد کر دے - ترکی کی حکومت نے اس مطالبہ کو نامنظور کر دیا اور لکھا ہے کہ جنگ یورپ کے خاتمہ پر انہیں رہا کیا جائے گا -

واشنگٹن یکم اگست - مسٹر سمر ویلز نے ایک پریس کانفرنس میں کہا - کہ جاپان نے امریکن جہاز پر حملہ کے سلسلہ میں جو معافی مانگی ہے - وہ ناتسلی بخش ہے اور امریکن گورنمنٹ سوچ رہی ہے کہ اس کے خلاف کیا کارروائی کرے -

چنگنگ یکم اگست معلوم ہوا ہے - کہ جاپان اپنی چار لاکھ فوج چین سے واپس بلا رہا ہے - تا منچوریا اور جنوب میں مہم کا آغاز کر سکے - شمالی چین سے جاپانی فوجیں واپس جا رہی ہیں -

لنڈن ۳۱ جولائی - برطانی حکومت نے ایران کو نازی ایجنٹوں سے خبردار رہنے کا جو مشورہ دیا تھا - اس کے جواب میں ایرانی گورنمنٹ نے لکھا ہے - کہ ہمارے ہاں صرف چند ایک غیر سرکاری جرمن موجود ہیں - جن کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہے - باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ ایران میں چار ہزار جرمن ایجنٹ ہیں جو سیاحوں کے بھیس میں ہیں - اور روس میں بغاوت کرانے کی کوشش میں ہیں -

لکھنؤ ۳۱ جولائی - ریاست حیدرآباد کے سابق وزیر اعظم نواب چھتاری نے مسلم لیگ سے استعفیٰ دیدیا ہے - مسٹر ایئنے نے جو وائسرائے کی کونسل کے ممبر بنے ہیں کانگرس کی چار آنہ کی ممبری سے بھی استعفیٰ دیدیا ہے -

لنڈن ۳۱ جولائی - حکومت رومانیہ نے ترکی کو تیل مہیا کرنا بند کر دیا ہے - اور اس ضمن میں دونوں میں جو معاہدہ تھا - اسے نظر انداز کر دیا ہے - کیونکہ روسیوں کی بمباری سے رومانیہ میں تیل کی نکاسی گھٹ گئی ہے -

لنڈن ۳۱ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ چار جرمن جہاز اس وقت خلیج فارس کی ایک بندرگاہ میں لنگر انداز ہیں - اور ان کی طرف سے یہ کھٹکا ہے - کہ بحر ہند میں داخل ہو کر ہندوستان اور عرب کے ساحلوں سے آگے برطانی جہازوں پر حملے نہ کریں -

ٹوکیو یکم اگست - رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جاپان اور سیام میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے - جس کے رو سے سیام بنک یوکوہاما بنک کو دس لاکھ پونڈ قرض دے گا - کہا جاتا ہے کہ جاپانی سرمایہ کی ضبطی سے تجارت میں جو مشکلات پیدا ہو گئی ہیں - اس رقم سے ان پر قابو پایا جائے گا - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جاپان اس رقم سے سیام سے چاول خرید کرے گا -

رنگون یکم اگست - یہاں اعلان کیا گیا ہے - کہ برما میں جاپانیوں کا سب سرمایہ ضبط کر لیا گیا ہے - چین نے امریکہ اور برطانیہ سے خود ایسا کرنے کی درخواست کی تھی -

طہران یکم اگست - ایران گورنمنٹ نے یقین دلایا ہے - کہ وہ ملک میں ہر حال امن قائم رکھے گی - کہا جاتا ہے کہ نازی ایجنٹ بڑی تعداد میں وہاں پہنچ رہے ہیں

لنڈن یکم اگست - روس کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ روسی ہوائی جہازوں نے بحر بالٹک میں دشمن کا ایک جنگی اور دو فوج بردار جہاز غرق کر دئیے - اور اس کے متعین دستوں پیدل فوجوں اور گوداموں پر بھی بم باری کی - سمالنسک کے علاقہ میں رات بھر لڑائی ہوتی رہی - روسی فوجوں نے دو جوابی حملے کئے - جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ یہ دونوں حملے ناکام ہوئے اور یہ کہ جرمن فوجیں یوکرین میں بہت آگے بڑھ گئی ہیں - اور انہوں نے روسی فوجوں کی صفوں کو چیر دیا ہے - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ جرمنی میں اب فوج میں بھرتی کے لئے آدمی نہیں مل رہے - چنانچہ روسیوں نے جو جرمن پکڑے ان میں کئی اٹھارہ سالہ لڑکے اور ۴۰ سالہ بوڑھے بھی تھے - جو اچھی طرح ہتھیار چلانا بھی نہیں جانتے - دشمن نے کل رات پھر ماسکو پر ہوائی حملہ کی کوشش کی - مگر صرف ایک دو ہوائی جہاز شہر پر پہنچ سکے - انہوں نے بعض آتش افروز گولے پھینکے جن پر فوراً قابو پا لیا گیا -

لنڈن یکم اگست - دشمن کے ہوائی جہازوں نے انگلستان پر بہت معمولی سرگرمی دکھائی - چند ایک بم مشرقی اور جنوب مشرقی علاقہ پر پھینکے گئے - مگر جان و مال کا کوئی نقصان نہیں ہوا -

لنڈن یکم اگست - آج ہاؤس آف کامنز میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کے متعلق بحث ہوئی - وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جس قدر جلد ہو سکے ہندوستان کو برطانی کامن ویلتھ میں آزادی اور برابری کا درجہ ملنا چاہئے - گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ہندوستانی لیڈر اس وقت مل جل کر کام کریں اور موجودہ جنگ میں حکومت کی امداد میں حصہ لیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مشرق اور مغرب دونوں طرف سے ہندوستان میں لڑائی کی آگ پہنچ جائے

قاہرہ یکم اگست - مصر کی وزارت میں جو تغیر ہوا ہے وہ اس تغیر سے بہت زیادہ اہم ہے جو چند ماہ قبل ہوا تھا - نئی کیبنٹ اس لئے بنائی گئی ہے کہ وزارت کو زیادہ سے زیادہ قومی رنگ دیا جا سکے

لنڈن یکم اگست - اطالویوں نے اپنے ایک اعلان میں اس امر کو تسلیم کر لیا ہے - کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے سسلی کی بندرگاہوں اور لیبیا کی بندرگاہ بن غازی پر چھاپے مارے -

رنگون یکم اگست انگریزی بڑے کے اور بہت سے ہوائی جہاز برما پہنچ گئے ہیں - اب برما ہوائی حملے کرنے اور ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے پوری طرح تیار ہے - ہزاروں برمی مزدوروں نے سمندری کنارہ سے سیام کی سرحد تک جنگل صاف کر دئیے ہیں - اور جگہ جگہ ہوائی اڈے بنا دئیے گئے ہیں -

زیورچ ۳۱ جولائی - پوپ کے صدر مقام سے اعلان ہوا ہے کہ پولینڈ میں نازیوں کے عہد میں تین سو پادریوں کو گولی سے اڑا دیا گیا - اور قریباً ایک ہزار جیلوں میں پڑے پڑے مر گئے - کل ۱۲۰۰ قید کئے گئے تھے - جن میں ۱۴۰۰ اب تک قید ہیں - گرجا گھر بند کر دئیے گئے ہیں -

ٹوکیو ۳۱ جولائی - حکومت جاپان نے شمالی چین میں جن ممالک کی جائدادیں ضبط کی ہیں - ان میں ہندوستان بھی شامل ہے -

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر محمد غلام نبی